ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

اردو کی منتخب ادبی اصطلاحاتی کتب کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Selected Literary Terminology Books of Urdu

محمد رفیق

ایم فل (اردو)، گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول میرک (اوکاڑہ)

rairafique13@gmail.com

ڈاکٹر محفوظ احمد

پی ایچ۔ڈی (اردو)، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

masaqib.tks@gmail.com

ABSTRACT:

The thesis under review consists of an analytical study of three literary term books. The first book of the thesis under review is Literary Terminology, which is authored by Dr. Haroon ul-Rashid. This book contains a total of one hundred and sixty-nine pages. It was published for the first time in March two thousand eighteen. The author has clearly admitted in the beginning of this book that this book has been compiled by me only for the guidance of students by using other literary terminology books. This book is very short in terms of length, explaining only 90 linguistic and literary terms. All the poetic or prose examples mentioned in the above book are without reference which creates many doubts about the book's authenticity and authenticity. The second book of the comment article is Terminology written by Dr. Muhammad Ashraf Kamal. This book was published for the first time in 2017. It is a thick book containing a total of 502 pages in which the author has combined 471 common terms in alphabetical order has tried unsuccessfully to explain a few terms only with excessive brevity. Overall, this book is very useful for Urdu readers. The third book of the article under comment is Literary Terminology, the author of which is retired Professor Anwar Jamal. This book has a fundamental importance in the terminological books of Urdu literature. This is the reason why several editions of this book have been printed so far. Author has masterfully explained the meaning, connotation and background of each term with brevity and comprehensiveness in such a way that no confusion remains for the reader.

Key Words:

Literary Terms, Terminology, Analytical Study, Alphabetical Orders, Dr. Ashraf kamal, Dr.Haroon-ul.Rasheed, Prof. Anwar Jamal

1۔ادبی اصطلاحات از مصنف ڈاکٹر ہارون الرشید

زیرِ تبصرہ تصنیف "ادبی اصطلاحات" کے مصنف ڈاکٹر ھارون الرشید ہیں۔ مصنف کی اس سے قبل بھی ادبی اصطلاحات پر مشتمل ایک تصنیف بہ عنوان "اصنافِ اردو" چھپ چکی ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب کل 159 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو پہلی بار 22 مارچ، 2018ء میں بُک کارنر جہلم نے شائع کیا۔ مذکورہ کتاب کا اب تک ایک ہی ایڈیشن چھپا ہے۔ کتاب کی قیمت رائج السکہ مبلغ 300 روپے مقرر دہے۔ کتاب کے ابتدا میں استقبالیہ کے عنوان کے تحت دو صفحات پر مشتمل پیش لفظ رقم ہے۔ پیش لفظ کے بعد مصنف نے 6 صفحات پر مشتمل ایک الگ سے فہرست مرتب کر دی ہے۔ یہ فہرست ادبی، تنقیدی، لسانی اور علمی اصطلاحات پر مشتمل ہے۔ ان اصطلاحات کے ساتھ انگریزی نام بھی درج ہیں۔ مگر اصطلاحات کی ترتیب میں حروفِ تہجی کی ترتیب الف بائی کا بالکل خیال نہیں رکھا گیا۔ مصنف نے یہ زائد فہرست تو رقم کر دی ہے مگر ان کی تشریح و توضیح کو شامل نہیں

کیا۔ فہرست کے نیچے مصنف اس امر کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے کہ میں نے مشمولہ اصطلاحات کے لیے لغات اور دیگر اصطلاحاتی کتب سے فائدہ اٹھایا۔ مصنف کا یہ اعتراف بجاہے۔ ادبی اصطلاحات کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہے کہ صاحبِ تصنیف نے دیگر اصطلاحاتی کتب سے استفادہ کر کے ان میں اپنا مطمع نظر شامل کر دیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں مصنف نے درج ذیل اصطلاحات کو بنا کسی ترتیب سے شامل کیا ہے:۔

"علمِ بیان، استعارہ، تشبیہ، کنایہ، تلویح، ایماء، پیرایہ، صنائع لفظی، صنعتِ اشتقاق، صنعتِ ترصیع، صنعتِ تضمین، صنعتِ توشیح، صنعتِ تاریخ، صنعتِ تضاد، صنعتِ مراعات النظیر، مجازِ مرسل، تعریض، رمز، تلمیح۔ علمِ بدیع، صنعتِ تجنیس، صنعتِ تکرارِ لفظی، صنعتِ سیاق الاعداد، تقریظ، صنعتِ سجع، قنوطیت، ایراد المثل، صنعتِ عاملہ، صنعتِ تحتانیہ، صنعتِ خیفا، مزاح، صورتِ واقعہ، طنز، رعایتِ لفظی، المیہ، ضلع جگت، فقرہ بازی، بلاغت، صنعتِ مبالغہ، صنعتِ حسنِ طلب، سہلِ ممتنع، تقطیع، تحریف، مقفیٰ، جزئیات نگاری، رجائیت، حشو، صنعتِ فوقانیہ، رقطاء، ظرافت، زبان، مزاحیہ کردار، طنز و مزاح میں فرق، طربیہ، پھبتی، طعن و تشنیع، تجرید، صنعتِ مربع، ہیٔت، وجودیت، نثر، میلو ڈراما، مضمون آفرینی، پلاٹ، ٹیپ کا مصرع، ہم آہنگی، روحِ عصر، نحو، لہجہ، یوٹوپیا، نشست، مقدمہ، پان اسلام ازم، ایکٹ، رموزِ اوقاف، صنعتِ متلون، وجدان، وحدت، نرگسیت، معروضیت، تکنیک، اعیان، تمثال آفرینی، علمِ عروض، رومانویت، صرف، اساطیر، دیومالا نقالی، انارکی، مستشرق، کلیشے"

زیرِ تبصرہ کتاب میں کم و بیش 90 ادبی اصطلاحیں (نثری و شاعری) شامل کی گئی ہیں۔ جب کہ قواعد، فلسفہ اور علمِ عروض کی اصطلاحیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ مجموعی طور مصنف کی زیرِ تبصرہ تصنیف ادبی اصطلاحات کے عنوان پہ پورا اترتی ہے۔ مصنف نے ہر اصطلاح کی تشریح و توضیح امثال کے ساتھ پیش کی ہے۔ ہر اصطلاح کے آخر میں ایک جامع تفصیل خلاصہ بطور حاصلِ اصطلاح پیش کیا ہے مصنف کی یہ کاوش انفرادیت کی حامل ہے۔

زیرِ تبصرہ تصنیف میں مصنف نے علمِ بیان کی اصطلاحوں (تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجازِ مرسل) کو تو امثال کے ساتھ خوب واضح کیا ہے مگر علمِ بدیع اور اس کی متعلقہ اصطلاحات کی تفصیل احاطۂ قلم میں لانے سے قاصر رہے ہیں۔ جیسا کہ علمِ بدیع کے باب میں مصنف رقم طراز ہیں کہ

> "اس علم کو جس سے کلام کی آرائش کے طریقے معلوم ہوتے ہیں بدیع کہتے ہیں۔ کلام کی آرائش دو قسم کی ہوتی ہے لفظی اور معنوی۔ لفظی آرائش کا طریقہ صنائع لفظی اور معنوی آرائش کا طریقہ صنائع معنوی کہلاتا ہے"(1)

علمِ بدیع کی مکمل وضاحت، اس کا پس منظر، ضرورت و اہمیت، اقسام کی تفصیل مع امثال، مصنف کی قلم سے چھوٹ گئی ہے۔ علاوہ ازیں اصطلاح کا لغوی معنیٰ، اس کا تعلق کس علم سے ہے؟ یہ کس زبان کا لفظ ہے؟ یہ اصطلاح اردو ادب میں کس طرح در آئی؟ اس اصطلاح کا استعمال کس میں زیادہ کیا جاتا ہے اور کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کا انگریزی نام اور اردو میں متبادل اسم کیا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ادب و نقد کے سنجیدہ قارئین کی علمی تشنگی بجھانے کے لیے از حد ضروری ہیں۔ مصنف کی زیرِ تجزیہ تصنیف میں ان سوالات کے جوابات بالکل غائب ہیں۔

مذکورہ تصنیف میں صاحبِ تصنیف نے جو بھی شعری امثال پیش کی ہیں ان کے حوالہ جات سرے سے ہی غائب ہیں۔ بنا حوالہ جات کے تحریر کی سند و صداقت پہ بے شمار شکوک و شبہات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔

ادب کا ادنیٰ طالبِ علم ہونے کے ناطے راقم کا یہ خیال ہے کہ ہر اصطلاح اسم تو ہر اسم اصطلاح نہیں۔ اسماء اور مصطلحات میں بنیادی فرق ہے۔ اسم کسی بھی جاندار یا بے جان کا ہو سکتا ہے۔ اسم اپنے لغوی معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے کہ جب اصطلاح میں اسم (لفظ) اپنے لغوی معنوں کی جگہ مخصوص معنوں، مفاہیم اور مطالب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ہر لفظ اصطلاح نہیں۔ جیسا کہ مطلع کے لغوی معانی تو " طلوع ہونے کی جگہ یا مقام " کے ہیں۔ مگر شاعری میں مطلع سے مراد غزل یا قصیدہ کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔ اب یہاں لفظ " مطلع " اپنے لغوی معنوں کی جگہ مخصوص مطالب اور مفاہیم کے لیے استعمال ہوا ہے گویا یہاں مطلع بطور اصطلاح مستعمل ہے۔ مصنف کی زیرِ تبصرہ تصنیف کے دوران بہت سے ایسے الفاظ دیکھنے کو ملے ہیں جو اصطلاح کے طور پر نہیں بلکہ اسماء کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں مگر صاحبِ تصنیف نے ان کو بھی اصطلاح کے طور پر استعمال کیا ہے جیسا کہ مزاحیہ کردار، زبان، لہجہ وغیرہ۔

مذکورہ تصنیف میں مصنف نے اصطلاحات کی ترتیب و تالیف میں مطلق خیال نہیں رکھا۔ علمِ بدیع کی بیشتر اصطلاحات کی تفصیل پہلے بیان کی گئی ہے جب علمِ بدیع کی وضاحت بعد میں۔ صرف یہی نہیں علمِ بدیع کی دو اقسام (صنائع معنوی اور صنائع لفظی) ہیں صاحبِ تصنیف نے علمِ بدیع کی معنوی صنعتوں کو پہلے بیان کیا ہے تو صنائع معنوی کی وضاحت بعد

میں یہی طریقہ صنائع لفظی میں بھی برتا گیا ہے۔ نتیجہ کے طور پر یہ اصطلاحیں ادب و نقد کے قارئین کے لیے نہایت پیچیدہ اور گنجلک بن گئی ہیں۔ بعض اصطلاحات کی تشریح و توضیح کے ضمن میں فاضل مصنف نے اپنا نکتہ نظر بیان کرنے کی بجائے دیگر ادباء کے افکار و نظریات پہ زیادہ زور دیا ہے۔ جیسا کہ تحریف نگاری یا پیروڈی کے ضمن میں مصنف نے لکھا ہے کہ:۔

"بقول ڈاکٹر وزیر آغا:

> پیروڈی یا تحریف کسی تصنیف یا کلام کی ایسی لفظی نقالی کا نام ہے جس سے اس تصنیف یا کلام کی تضحیک ہو سکے۔ اپنے عروج پر اس منتہا ادبی یا نظریاتی خامیوں کو منظرِ عام پہ لانا ہوتا ہے لیکن اس سے یہ برے حالات زمانہ کا مضحکہ اڑاتی کسی بلند پایہ مضمون کو خفیف مضمون میں تبدیلی کرتی یا محض لفظی تبدیلیوں سے تفریحِ طبع کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔
>
> اس تعریف کی رو سے تحریف یا پیروڈی ک تعلق مزاح ہی سے نہیں بلکہ اس حربے سے طنز نگار بھی فائدہ اٹھاتا ہے تحریف میں یوں ہوتا ہے کہ کوئی مزاح نگار یا طنز نگار کسی شعر یا جملے کے کسی ایک لفظ یا الفاظ کو بدل دیتا ہے"(2)

مذکورہ اقتباس میں صاحب تصنیف نے ڈاکٹر وزیر آغا کے نظریات پہ زیادہ اکتفا کیا ہے اور اپنا مطمعِ نظر بیان نہیں کیا،

رموزِ وقاف کے ضمن میں صاحب تصنیف نے علامتِ شعر اور علامتِ تخلص کا بالکل بھی استعمال نہیں کیا۔

2۔اصطلاحات از مصنف ڈاکٹر محمد اشرف کمال

اصطلاحات (ادبی، تنقیدی، تحقیقی، لسانی) نامور مصنف ڈاکٹر اشرف کمال کی تصنیف ہے۔ ڈاکٹر اشرف کمال کا تعلق پنجاب کے شہر لیہ سے ہے۔ مصنف قرطبہ یونیورسٹی، لیہ میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر اپنی تدریسی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اس سے قبل اصطلاحات پر ان کی ایک مختصر کتاب "چند اصطلاحات" بھی چھپ چکی ہے۔ راقم نے رواں باب میں اس کا بھی تنقیدی اور تجزیاتی تبصرہ شاملِ کتاب کیا ہے۔ مصنف کی یہ کتاب جامع ہے جس میں "چند اصطلاحات" کو مدغم کر دیا گیا ہے۔ صاحب تصنیف ڈاکٹر محمد اشرف کمال کی یہ کتاب پہلی بار 2017ء میں ٹک ٹائم کراچی پبلشرز سے شائع ہوئی۔ مذکورہ کتاب کا ممکن ہے کوئی اور ایڈیشن بھی چھپا چکا ہو مگر راقم کے ہاتھ نہیں لگا، راقم کی زیرِ مطالعہ 2017ء والا ایڈیشن ہے۔ زیرِ تبصرہ تصنیف کل 502 صفحات پر مشتمل ہے۔ مذکورہ تصنیف کے ابتداء میں صاحبِ تصنیف نے اردو حروفِ تہجی کی الف بائی ترتیب کے ساتھ کل 471 مشترک اصطلاحات کو یکجا کیا ہے۔ فہرست کے بعد مصنف کے قلم سے لکھا ہوا ایک جامع آرٹیکل بہ عنوان " اصطلاحات سازی: ضرورت و اہمیت شامل کیا گیا ہے۔ 502 صفحات پر مشتمل یہ تصنیف درمیانے درجے کے کاغذ پر خوبصورت چھپوائی کے ساتھ مبلغ 1200 روپے قیمت کے ساتھ مارکیٹ میں باآسانی دستیاب ہے۔ زیرِ تبصرہ تصنیف میں مصنف نے درج ذیل مشترک اصطلاحات (، ادبی تحقیقی، تنقیدی اور لسانی) کو شامل کیا ہے:۔

"آپ بیتی، آرٹ، آر کی ٹائپ، اشاراتی تنقید، آزاد غزل، آزاد نظم، آفاقیت، آمد، آواگون، آورد، آہنگ، آئیڈیالوجی، ابتدائی مسودہ، ابتذال، ابلاغ، ابہام، ابیقوریت، اتباع، اجتماعیت، اجتماعی لاشعور، احتساسی کیفیت، احساس، اختلافِ نسخ، اخلاقیات، اداریہ، ادبیات، ادب برائے زندگی، ادب برائے ادب، ادبِ عالیہ، ادبِ لطیف، ادبی تحقیق، ادبی روایت، اردوئے معلیّٰ، اساسی نسخہ، اساطیر، اسپرانتو، استعارہ، استقرائی تنقید، اسماء الجال، اسلوب، اشتقاقیات، اشتراک، اشلوک، اصطلاح، اضافیت، اظہاریت، اطلاقی تنقید، اعراب، اعیان، افسانچہ، افسانہ، اقدار، اقدارِ اعلیٰ، اقلی جوڑا، اکتسابی، اکروستی، المیہ، الہام، الیگری، اِملا، امتزاجی تنقید، امیجری، انا، انارکی، انتقاد، انٹرویو، انحراف، انسائیکلو پیڈیا، انشاء، انشائیہ، انفرادانفرادی و اجتماعی تحقیق، انفی آوازیں، تالیف، تانیثیت، تانیثی تنقید، تاویل، تائید غیبی، تبصرہ، تبیض، تثلیثات، تجرباتی تحقیق، تجربہ، تجزیاتی تنقید، تجرید، تجریدی افسانہ، تجسیم، تجنیس، تحت اللفظ، تحریف، تحریک، تحشیہ،، تحشیہ متن، تحقید، تحقیق، تحقیقِ متن، تحقیقی سوال، تحلیلِ نفسی، تخریج، تخلص، تخلیقی عمل، تخلیقی تنقید، تخیّل، تدوینی تحقیق، تدوینِ متن، تذکرہ نگاری، ترائیلے، ترجیع بند، ترجمہ، تسناکی، ترصیع، ترفع، ترقی پسندی، ترقیمہ نگاری، ترک، ترکیب، ترکیبِ بند، تروینی، تزک، تزکیہ، تسوید، تشبیب، تشبیہ، تشریعی تنقید، تشریحی تنقید، تشکیک، تصحیحِ متن، تصحیف، تصرف، تصعید، تصوف، تصویری کہانی، تضاد، تضمین، تعریب، تعقیدِ لفظی، تعلیّ، تعلیقات، تعلیمی تحقیق، تعمیہ، تغزل، تفحص الفاظ، تفریس، تقابلی تحقیق، تقریظ، تقطیع، تکنیک، تلفظ، تقلید، تلازم خیال، تلمیع، تلویح، تمثیل نگاری، تنافر، تنقید، تنقیدی تحقیق، تنقیدِ متن، توارد، توضیحی کتابیات، توقیع، تھیم، تہذیبی تنقید، ٹپّے، ٹریٹمنٹ، ٹھُمری، ٹیپ کا مصرعہ، ٹیکسچر، ٹیکسال، ٹیلی ویژن ڈرامہ، ثقافت، ثلاثی، ثانوی مصدر، ثنویت، جامد، جبر و قدر، جدت،

جدلیاتی مادیت، جدید، جدیدیت، جذبہ، جزئیات نگاری، جکری، جلال، جمال، جمالیات، جمالیاتی تنقید، جمالیاتی حِس، جنس نگاری، جنگ نامہ، جوش، جھولنا، جینئیس، چرخی نامہ، چوپائی، چہار بیت، چہرہ، حبسیہ، حرکی، حروفِ علت، حسیّ، حسیّت، حسن و بیان، حسنِ تعلیل، حسنِ مطلع، حشو، حقیقت نگاری، حماسہ، حمد، حواشی، خارجیت، خارجی شواہد، خاکہ، خاکہ نگاری، خطابیہ نظم، خطبات، خماسیاں، خمریات، خود کلامی، خونِ جگر، داخلیت، داداازم، داستان، دبستان، درایت، دستاویزی تحقیق، دکنیات، دولسانی ریختہ، دولخت، دوہا، دیباچہ، دیومالا، ڈائری، ڈراما، ڈسکورس، ڈکشن، ذم کا پہلو، ذوالنوعین، رام لیلا، رباعی، رپور تاژ، رجائیت، رجز، رخصتی، ردِّ تشکیل، ردیف، رزمیہ، رسالہ، رسم الخط، رعایتِ لفظی، رکن، رمز، رموزِ او قاف، رواقیت، روایت، روحِ عصر، روزمرہ، روزنامچہ، روشن خیالی، رومانویت، رومانوی تنقید، رہس، ریڈیائی ڈرامہ، ریختہ، ریختی، زاری، زبان و بیان، زٹّل، زحاف، زور، سابقہ، ساختیات، سادگی، سادیت، ساکھی، سانیٹ، سائنس فکشن، سائنسی تنقید، سُبک، سجع، سرقہ، سروے، سریلزم، سفر نامہ، سکہ، سکیچ، سلیس، سلام، سماجی و تہذیبی تحقیق، سندی و غیر سندی تحقیق، سنسر، سوانح نگاری، سوانحی تحقیق، سوالنامہ، سوزخوانی، سوشلزم، سوفسطائی سوقیانہ، سہاگن نامہ، سہ حرفی، سہرا، سہلِ ممتنع، سیلفی، سین، شادی نامہ، شاعری، شاہ بیت، شبد، شترگربہ، شعر، شعریت، شعور کی رو، شکار نامہ، شہر آشوب، صرف، صنف، صوت، صوتیات، صوتیہ، صوتی تنافر، ضرب المثل، ضرورتِ شعری، ضعفِ تالیف، ضلع جگت، ضمیمہ، طباق، طبقاتی کشمکش، طربیہ، طرحی مصرع، طرزِ احساس، طنز و مزاح، عالم گیریت، عروض، عریانیت، عصری حسیت، عقلیت، علامت، علامتی افسانہ، علم الاعداد، علمِ کلام، علمِ بدیع، علمِ بیان، علمیات، علومِ منقول، عمرانیات، عمرانی تنقید، عملیت، عملی تحقیق، عملی تنقید، عینیت، غرابت، غزل، تجرباتی غزل، استفہامیہ غزل، غزل نما، مکالماتی غزل، غزلیت، غنائی شاعری، فاف نگاری، فٹ نوٹ، فُحش نگاری، فرد، فرہنگ سازی، نگاری، فکاہیات، فکاہیہ کالم، فِکشن، فلسفہ، فلیپ، فوک لوور، فہرست، فیبل، فیری ٹیل، قاری اساس تنقید، قافیہ، قرآت، قصہ، قطعہ، قطعہ تاریخ، قول محال، قمری حروف، قنوطیت، کافی، کالم، کَبت، کتابیات، کردار، کشکول، کلاسیکیت، کلبیت، کلیشے، کنایہ، کومٹ منٹ، کہانی، کیتھارسس، کیٹلاگ، کیری کیچر، کینٹو، گل دسہ، گیت، لاحقہ، لاشعور، لایعنیت، لحن، لسانیات، لسانی تحقیق، چٹکا، لفظی تنقید، لف و نشر، لِمرک، لنگو افرنکا، لوح، لوری، لیرک، مابعد جدیدیت، مارکسیت، مارکسی تنقید، ماوراء حقیقت، ماہیا، مبالغہ، مبیضہ، متخیلہ، متقدمین، متن، متنی تنقید، متشاعر، مثنوی، مجازِ مرسل، مجلسی تنقید، محاورہ، محوّلہ، مختصر افسانہ، مخطوطہ شناسی، مراسلہ، مردّف، مرقع نگاری، مسالمہ، مستزاد، مسمط، مضمون، مطالعہءِ احوال، مطائبات، مطلع، مظہری تنقید، معراج نامہ، معروضی تنقید، معیاری تحقیق، مقطع، مکاتیب، مقالہ، مقداری تحقیق، مقدمہ، مکالمہ نگاری، مکرنی کہہ مکرنی، مناجات، منظوم لغت، ملفوظات، منشائے مصنف، منظر نگاری، منتشرقین، منظوم ڈرامہ، منقبت، مونولاگ، ناسٹلجیا، ناول، نثر، نثرپارے، نثری نظم، نرگسیت، نظری تنقید، نظم، نظمانے، نعت، نفسیاتی تنقید، نو آبایات، نو انسانیت پرستامنہ تنقید، نوٹنکی، نوحہ، نو فلاطینیت، نئی تنقید، واسوخت، وِجدان، وجودیت، وحدت الشھود، وحدت الوجود، وضاحتی تحقیق، وضاحتی فہرست، وہبی، ہائیکو، ہجو، ہجوِ ملیح، ہزل، ہئیتی تنقید، یادداشتیں، یکسوئی، یوٹوپیا"

مصنف نے زیرِ تبصرہ تصنیف میں ادب و نقد کی قریباً تمام ہی قدیم و جدیم اصطلاحات کو شاملِ کتاب کیا ہے۔ بہت سی ادب و نقد کی جدید اصطلاحیں مع انگریزی اور اردو ناموں کے جیسا کہ (آرکی ٹائیپل تنقید، اینٹی غزل، اینٹی نظم، آئیڈیالوجی، اسپرانتو، اقلی جوڑا، اکروستی، الیگری، امیجری، انارکسٹ، انسائیکلوپیڈیا، اوپیرا، ایبسرڈ، اے پسٹم، ایڈی پس کملیکس، اینٹی ڈراما، اینٹی ناول، اینٹی ہیرو، بورژوا، بوہیمین، پکارسک ناول، پِنگل، پیراڈائم، پیروڈی، تائید غیبی، ترائیلے ترسناکی، تصعید، ٹریٹمنٹ، پوپ کہانی، جینئیس، داداازم، ڈسکورس، ڈِکشن، سائنس فکشن، سرریلزم، سین، فونیم، فوک لوور، فاف ازم، فیبل، فیری ٹیل، کلیشے، کیٹلاگ، کیری کیچر، کینٹو، لِمرک، لنگوا فرانکا، لیرک، ناولٹ، نظمانے، نو فلاطونیت، یوٹوپیا" وغیرہ۔

مصنف نے زیرِ تبصرہ تصنیف میں بہت سی اصطلاحات پہ اس انداز سے سیر حاصل بحث کی ہے کہ یہ اصطلاحیں اپنے مکمل پس منظر، مفاہیم، مطالب اور استعمالات کے ساتھ قارئین پہ کھل کر واضح ہو گئی ہیں جیسا کہ آپ بیتی، آزاد غزل، اداریہ، استعارہ، اکروستی، المیہ، انشائیہ، پسِ ساختیات، پوپ کہانی، پیروڈی، تاریخیت، تجریدیت، تجریدی افسانہ، تحلیلِ نفسی، تخریج، تذکرہ نگاری، جدیدیت، جمالیات، حمد، خاکہ نگاری، دبستان، ڈراما، رباعی، ردِ تشکیل، رسم الخط، ساختیات، سانیٹ، سفر نامہ، صوتیات، غزل، گیت، لسانیات، لسانی تحقیق، مخطوطہ شناسی، نظم، نو آبادیات، ہئیتی تنقید وغیرہ۔

زیرِ نظر تصنیف میں بہت سی ایسی اصطلاحیں ہیں جن میں مصنف نے نہایت اختصار کے ساتھ ان اصطلاحات کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے جس سے ان اصطلاحات کے مطالب و مفاہیم قاری پہ کھل کر واضح نہیں ہوتے نیتجتاً یہ اصطلاحیں مبہم، غیر واضح اور پیچیدہ بن گئی ہیں جیسا کہ "ابتذال، ابہام، ابیقوریت، اختلافِ نسخ، اسپرانتو، اسماء الرجال،

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

الہام، انارکی، انتقاد، انسائیکلوپیڈیا پنگل، تاریخ گوئی، تلمیع، تالیف، تعمیہ، حشو، حسیت، ضلع جگت، رواقیت، غرابت، فلیپ، لف ونشر، لمرک، مرقع نگاری، مسالمہ، نرگسیت، نوٹنکی، وحدت الشہود وغیرہ۔

زیرِ تبصرہ تصنیف میں مصنف نے بہت سی اصطلاحات کو سرسری یا ادھورا بیان کیا ہے۔ یا ان اصطلاحات کو بیان کرنے میں اپنے خیالات و افکار کا بہتر استعمال نہیں کر پائے جیسا کہ تاریخ گوئی کے باب میں صاحبِ تصنیف رقم طراز ہیں کہ

"تاریخ گوئی نثر اور نظم دونوں میں رائج رہی ہے مگر نثر میں اسے زیادہ مقبولیت نہ ملی جب کہ نظم میں اسے زیادہ فروغ ملا۔ تاریخ گوئی کے حوالے سے میر، غالب، ناسخ، جرات، مصحفی، سودا، مومن، نساخ، داغ، امیر مینائی، بدالجلیل، واسطی، بلگرامی، بیدل شہرامی، حکیم شہرامی، بسمل سنسہاروی، مولانا حسن جان خان، علامہ حشر سیمابی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ شمیم صبائی متھراوی نے بھی محمود صدیقی، سہیل مظہر، نازیہ حسن، کلیم عثمانی، عابد خان، قمیر جمیل، یونس، ادیب، مکرمی، پروفیسر گلزار وفا چوہدری، بیگم زیب النساء حمید اللہ، عالی اساس، الطاف گوہر، سید فیضی، عزیزی میاں قوال، بیگم شائستہ اکرام اللہ، ملکہ ترنم نور جہاں، سید ہمایوں ادیب کی وفات پر قطعہ تاریخ لکھے ہیں"(3)

نامور مصنف نے تاریخ گوئی کے ضمن میں مذکورہ بالا اقتباس رقم کیا ہے، اس اقتباس کو بغور پڑھنے کے بعد ادب کا عام اور خاص قاری تاریخ گوئی کو سمجھنے سے قاصر ہے، تاریخ گوئی کیا ہے؟ اس کا استعمال کیوں کیا جاتا ہے، اس کا پس منظر کیا ہے؟ تاریخ گوئی کی کوئی شعری یا نثری مثال کہاں درج ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جو قاری کے ذہن میں اٹھتے رہیں گے۔

(راقم نے تاریخ گوئی کے ضمن میں باب دوم ص:27 پہ سیر حاصل بحث کی ہے)۔

لف ونشر کے باب میں صاحب تصنیف لکھتے ہیں کہ:

لف کا لغوی مطلب لپیٹنے کے ہیں اور نشر کے لغوی مطلب پھیلانا یا کشادگی کے ہیں۔ لف ونشر ایسی صنعت ہے جس میں پہلے مصرعے میں جو چیزیں بیان کی جاتی ہیں انھیں کی نسبت سے دوسرے مصرعے میں کچھ چیزیں شامل ہوں اسے صنعتِ لف ونشر کہا جاتا ہے غالب کا یہ شعر ملاحظہ کیجیے

ایماں مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر\
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے (4)

مصنف نے لف ونشر کے باب میں صرف لف ونشر کی دو سطور میں تعریف کر کے مرزا غالب کے ایک شعر کی مثال بیان کی ہے۔ لف ونشر کا تعلق کس علم سے ہے؟ یہ کونسی صنعت ہے لفظی یا معنوی؟ اس کا استعمال کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کی کتنی اقسام ہیں وغیرہ وغیرہ یہ وہ سوالات ہیں جن کا تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا نتیجہ کے طور پر یہ اصطلاح غیر واضح اور مبہم بن گئی ہے۔

(راقم نے اپنے مقالہ کے باب دوم ص:137 پہ اس کی وضاحت بیان کی ہے)

نرگسیت کے باب میں نامور مصنف نے صرف ایک سطر میں وضاحت کی ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ

"نرگسیت خود اپنی ذات پرستی، خود پسندی، خود اپنے آپ کو بہت بڑی چیز سمجھنا اور خود کو ہی اپنا محبوب ہونے کے معانی میں استعمال ہوتا ہے"۔(5)

مصنف کی ذکورہ بالا تعریف و توضیح نرگسیت کے مفاہیم کو واضح کرنے سے قاصر ہے، اس ضمن میں راقم نے باب دوم کے ص:170 پہ وضاحت کی ہے۔

اسی طرح مطلع کے باب میں مصنف لکھتے ہیں کہ:

مطلع کے لغوی طور پر طلوع ہونے والی جگہ کو کہتے ہیں۔ اصطلاحاً مطلع غزل کے اس پہلے شعر کو کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف آئے"(6)

مذکورہ اقتباس میں مصنف نے مطلع کی تعریف انتہائی مختصر بیان کی ہے۔ مطلع کس زبان کا لفظ ہے؟ مطلع کا تعلق کس علم سے ہے؟ مطلع کا مصدر کیا ہے؟ کیا مطلع صرف غزل میں ہی استعمال ہوتا ہے؟ قصیدہ یا نظمِ پابند میں کیوں استعمال نہیں ہو سکتا؟ مطلع کی جمع کیا ہے؟ غزل کے پہلے شعر کو ہی آخر مطلع کیوں کہتے ہیں؟ مطلع کی کتنی شرائط ہیں؟ مطلع

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

کی اقسام مطلع ثنی، مثلع ثالث، مطلع ربع، حسنِ مطلع کیا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ادب کے ہر طالبِ علم کے ذہن میں اٹھتے ہیں۔ چوں کہ مطلع ایک عام فہم اور سب سے زیادہ استعمال ہونیوالی اصطلاح ہے۔ مگر مصنف کے قلم سے یہ ساری تفصیل چھوٹ گئی ہے۔

زیرِ تبصرہ تصنیف میں مصنف نے بہت سی اصطلاحات کے باب میں اپنی آراء سے زیادہ دوسروں کے حوالہ جات پہ اکتفا کیا ہے۔ بہت سی تحاریر میں جابجا حوالہ جات نظر آتے ہیں جیسا کہ (تاریخ گوئی، اینٹی ڈرامہ، اینٹی غزل، خارجیت، ضمیمہ، تھیم، تشریحی تنقید) وغیرہ۔

مصنف کی زیرِ تبصرہ تصنیف میں املا کی جابجا اغلاط نظر آتی ہیں۔ قرینِ قیاس ہے کہ مصنف نے عجلت میں ان اغلاط کی تصحیح نہیں فرمائی یا آنکھوں سے اوجھل رہ گئی ہیں۔ کتاب کے سرِورق پہ سکتہ (رموزِ اوقاف) کا غلط استعمال ملتا ہے جو پہلی ہی نظر میں قاری کی طبیعت پہ گراں گزرتا ہے۔ نامور مصنف نے کتاب کا عنوان "اصطلاحات (ادبی، تنقیدی، تحقیقی، لسانی) رقم کیا ہے۔ سکتہ کے استعمال میں اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ آخری سکتہ کی جگہ لفظ "اور" استعمال میں لایا جائے۔ مصنف نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا۔ اسی طرح تحت اللفظ کا املا تحت الفظ، تشبیہ کا املا تشبیہہ، حسنِ مطلع کا املا حسنِ مطع، خود کا کود، اسکیچ کو سکیچ وغیرہ۔

فاضل مصنف نے بہت سی پیچیدہ اصطلاحات کی شعری مثالیں اپنے اشعار سے دی ہیں۔ جس سے یہ اصطلاحات اور واضح، آسان اور عام فہم ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف کے عمیق شعری شعور کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔

3۔ادبی اصطلاحات از پروفیسر انور جمال

ادبی اصطلاحات ملتان سے تعلق رکھنے والی معروف علمی و ادبی شخصیت پروفیسر انور جمال کی تصنیف ہے۔ اس کتاب کے اب تک دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ پہلی بار اس کتاب کو نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد سے اکتوبر 2014ء میں شائع کیا گیا۔ پہلے ایڈیشن میں کل 1000 کتب چھاپی گئیں جو چند ہی ماہ میں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں۔ چنانچہ اسکے دوسرے ایڈیشن کو جلد چھاپنے پہ غور شروع ہو گیا۔ صاحبِ کتاب نے اس میں ترمیم و اضافہ کر کے نیشنل بک فاؤنڈیشن کے حوالے کر دیا جسے بعد ازاں فروری 2015ء میں دوبارہ شائع کیا گیا۔ مذکورہ دوم ایڈیشن میں کاپیوں کی تعداد 2000 رکھی گئی۔ اس ایڈیشن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ سرِورق پہ رنگین پینٹنگ قوسِ قزح کے رنگ بکھیرتی ہے جو مصنف کے اپنے ہاتھ سی بنائی گئی ہے۔ گویا مصنف ادبی اصطلاحات کے علوم کے ساتھ ساتھ آرٹ کے فن سے بھی آشنا ہیں۔ کتاب کی طباعت نہایت ہی شاندار ہے۔ موٹے اوراق پہ دیدہ زیب لکھائی کی گئی ہے۔ کتاب نہایت ہی ارزاں ہے جسے ادب کا ہر قاری باآسانی خرید سکتا ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن ایک حکومتی ادارہ ہے جس کا مقصد زبان و ادب کی مفید اور معلوماتی کتب کو ارزاں نرخوں پہ شائع کر کے اردو ادب کے دامن کو وسیع کرنا ہے۔ سو نیشنل بک فاؤنڈیشن نے اس کی قیمت مبلغ 140 روپے مقرر کی ہے۔ یہ کتاب نیشنل بک فاؤنڈیشن کے ہر اسٹور پہ آسانی سے دستیاب ہو جاتی ہے۔ راقم کے ہاتھ میں زیرِ تبصرہ کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ مذکورہ کتاب کے کل 203 صفحات ہیں۔ یہ کتاب چھوٹے کتابی سائز میں غیر مجلد شکل میں شائع کی گئی ہے۔ کتاب کا انتساب صاحبِ کتاب نے اپنی باہمت بیٹی شمیم جمال کے نام کیا ہے۔ کتاب کے فلیپ میں پروفیسر انور جمال نے جامعیت کے ساتھ زبان و ادب کے باہمی رشتے اور ان کے پس منظر کو واضح کیا ہے۔ کتاب کے ابتداء میں ڈاکٹر انعام الحق جاوید کا نہایت مختصر مگر جامع پیش لفظ شامل ہے۔ پیش لفظ کے بعد گورنمنٹ سائنس کالج ملتان کے شعبہ اردو کے استاد پروفیسر فاروق عثمان کا "کمالِ کفش دوزی علمِ افلاطون سے بہتر ہے" کے عنوان سے ایک مختصر مضمون شامل ہے۔ صاحبِ کتاب نے اپنے قلم سے نہایت ہی باریک بینی کے ساتھ ادب اور زبان کے باہمی رشتوں، اصطلاحات کے پس منظر اور اس کی اہمیت پہ ابتدائیہ رقم کیا ہے۔ اسی ابتدائیہ کی چند اہم سطور کو فلیپ میں بھی جگہ دی گئی ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں مصنف نے الف بائی ترتیب کے ساتھ درج ذیل ادبی اصطلاحات کو شامل کیا ہے:۔

"آرکی ٹائپ، آفاقیت، آمد، آواگون، آورد، آہنگ، ابتذال، ابلاغ، ابہام، احتساسی کیفیت، اجتاعیت، احساس، اخلاقیات، اداریہ، ادب، ادبی روایت، اردوئے معلیٰ، اساطیر دیو مالا، استعارہ، اسرائیلیات، استقرائی تنقید، اسلوب، اشتراکیت، اضافیت، اظہار، اعراب، اعیان، افسانچہ، افسانہ، اقدار، اقدارِ اعلیٰ، الیگری، المیہ، اِمالا، املا، امیجری، اَنا، انتقاد، انحراف، انشاء، انشاء پرداز، انشائیہ، اوپیرا، ایتلاف، ایڈی پس کمپلیکس، ایجاز، ایطا، ایمائیت، ایہام، بدیع، بدیہہ گوئی، بحر، بذلہ، بغاوت، بلاغت، بورژوا، بیرونِ بین، پان اسلام ازم، پرولتاری، پیرایہ، پیراگراف، تاثراتی تنقید، تاثر، تارید، تالیف، تاویل، تبصرہ، تجربہ، تجرید، تجسیم، تجنیس، تحریف، تحریر، تحلیلِ نفسی، تحت اللفظ، تخلص، تخلیق، تخلیقی حسیّت، تخئیل، ترجیع بند، ترفع، ترصیع، ترقی پسندی، ترقی پسند ادب، ترکیبِ بند، تذکرہ، تشبیب، تشبیہ، تشکیک، تصرف، تصنیف، تمثال، تصوف، تضاد، تضمین، تعریب، تعریض، تعقید تغزل، تفریس، تقدیم و تاخیر، تقطیع، تقریظ، تکنیک، تلفظ، تلمیح، تلمیع، تلویح، تمثیل، تناظر، تنافر، تنقید، توارد، ٹریٹ منٹ، ٹیکسچر، ٹکسالی، ثقافت، ثلاثی، ثنویت،

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.8 No.3 2024

جبر و قدر، جدت، جدید، جدلیات، جذبہ، جزئیات نگاری، جمال، جمالیات، جہد اللبقا، جینئس، چہرہ، حس، حسیّ، حسیت، حسنِ تعلیل، حشو، حقیقت نگاری، خارجیت، خاکہ، خطابیہ نظم، خمریات، خود کلامی، خیال، دادا ازم، داخلیت، داستان، دِلبستان، درون بین، دل گداختہ، دولخت، دیباچہ، دیومالا، ڈرامہ، ذم کا پہلو، ذوق، رباعی، رجائیت، ردیف، رزمیہ، رعایتِ لفظی، رقیب، رمز، رمزیت، رکن، رنگ رواقیت، روایت، روحِ عصر، روزمرہ، رومانویت، رومانوی، رویہ، روی، ریختی، زحاف، زمین، سادگی، سابقہ، سادیت، ساداازم، ساختیات، سانیٹ، سخن، سدومیت، سرقہ، سریلزم، سلام، سلاست، سنگلاخ زمین، سوز و گداز، سہلِ ممتنع، شاعر، شاعری، شایئگان، شتر گربہ، شخصیت، شعر، شمسی حروف، شوخی، شہر آشوب، صرف، صنف، ضرب المثل، ضعفِ تالیف، ضلع جگت، طرحی مشاعرہ، طنز، طویل مختصر افسانہ، عروض، عروضی، علامتیت، علم الاعداد، علمِ بدیع، علمِ بیان، علمِ کلام، علومِ منقولہ، علمیات، عمرانی تنقید، عملی تنقید، غرابت، غزل، فارس، فاشزم، فرد، فُکاہیات، فلسفہ، فصاحت، فطرت، فطرت نگاری، فن برائے فن، فن برائے زندگی، فیبل، قافیہ، قافیے کے ارکان، قدر، قرینہ، قصیدہ، قطعہ، قمری حروف، قنوطیت، قولِ محال، قومی شاعری، کافی، کرب، کلبیت، کلاسکیت، کلام، کلائیمیکس، کنایہ، کومٹ منٹ، کیتھارسس، کینٹو، گرامر، گرہ لگانا، گریز، لاحقہ، لف و نشر، لنگو افریقہ، لوک ادبہ، لہجہ، لیرک، مادہ، ماورا حقیقت، مبالغہ، متقدمین، متوسطین، متاخرین، مترادف، متشاعر، مثالیت، مثمن، مثنوی، مجازِ مرسل، محاکات، محاورہ، مخمس، مرادف، مراعات النظیر، مرثیہ، مردّف، مرقع نگاری، مزاح، مسالمہ، مستزاد، مستشرق، مسجّع، مسدّس، مشاہدہ، مصرعہ، مصرعہ اولیٰ، مصرعہ ثانی، مصنف، مؤلف، مقفّٰی، مضمون، مطائبات، مطلع، مقدمہ، مقطع، منقبت، موزونیت، موزوں طبع، ناول، ناولٹ، نثر، نحو، نراجیت، نرگسیت، نشست، نظم و نثر، نظمِ آزاد، نظمِ معریٰ، نعت، نقالی، نیچرل شاعری، واسوخت، وحدت الشھود، وحدت الوجود، وجدان، وجودیت، وحدتِ تاثر، وزن، ہائیکو، ہجو، ہزل، ہم جنسیت، ہئیت، ہئیت پرستی، یوٹوپیا" یوں اس باب کے ضمن میں کل 229 ادبی اصطلاحات کو الف بائی ترتیب کے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا اصطلاحات کے بعد مصنف نے مشرقی اور مغربی ادبیات کی معروف شخصیات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مصنف نے اس ضمن میں ان اشخاص کی تاریخِ پیدائش، جائے مقام، تاریخِ وفات، کس دبستان سے تعلق ہے اور کس صنف میں شہرت کمائی اور تصانیف کا محض اشارات سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ گویہ کتاب ادبی اصطلاحات سے متعلقہ ہے مگر صاحبِ تصنیف نے ادبی شخصیات کو اشاریہ کے ساتھ نمایاں کر کے کتاب کی قدر و اہمیت میں اضافہ کیا ہے۔ مصنف کی یہ کاوش کتاب کو دیگر کتب سے ممتاز کرتی ہے۔

مصنف نے اولاً 7 صفحات کے اندر مشرقی ادبیات سے متعلقہ نمایاں شخصیات کا تاریخِ پیدائش کی ترتیبِ نزولی کے بناء ذکر کیا ہے۔ ان مشرقی ادبیات کی شخصیات میں درج ذیل نام شامل ہیں:۔

"خواجہ حیدر علی آتش، آغا حشر کاشمیری، ابنِ خلدون، ابو ھلال العسکری، علامہ محمد اقبال، اکبر الہٰ آبادی، انشاء اللہ خان انشاء، ڈاکٹر انور سدید، منشی پریم چند، احمد شاہ پطرس بخاری، تلوک چند محروم، جابر علی سید، جوش ملیح آبادی، الطاف حسین حالیؔ، حفیظ صدیقی، خلیل بن احمد بصری، نواب داغ دھلوی، علامہ راشد لخیری، رتن ناتھ سرشار، رشید احمد صدیقی، رئیس امروہوی، سعادت یار خان رنگین، سعدی شیرازی، مرزا رفیع سودا، علامہ شبلی نعمانی، نواب غلام مصطفیٰ خان شیفتہ، ظریف لکھنوی، ظہور نظر، عارف عبد المتین، عبد الحلیم شرر، عبد الحمید عدم، عصمت چغتائی، مرزا اسد اللہ خان غالب، فیض احمد فیض، قدامہ بن جعفر، قراۃ العین حیدر، قیس رازی، کرشن چندر، مجید امجد، مرزا دبیر سلامت علی خان، مصفیٰ زیدی، مولانا عبد الرحمٰن، مولانا جلال الدین رومی، مومن خان مومنؔ، میر انیس، میرا جی، میر حسن، میر تقی میر، میر درد، مولوی نذیر احمد، نسیم پنڈت دیا شنکر، نظیر اکبر آبادی، ن۔م راشد، ڈاکٹر وزیر آغا، مرزا ہادی رسوا، سجاد حیدر یلدرمؔ" یوں اس باب کے ضمن میں 58 مشرقی ادبیات کی شخصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔

مصنف نے زیرِ تبصرہ تصنیف میں مغربی ادبیات کی شخصیات کو بھی جگہ دی ہے۔ اس ضمن میں مصنف نے 9 صفحات پر مشتمل 69 مغربی ادبیات سے متعلقہ شخصیات کا اشاریہ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل مغربی ادبی اشخاص کو شامل کیا گیا ہے:۔

"میتھیو آرنلڈ، آسکر وائلڈ، آگسٹائن، ارسطو، افلاطون، الیگزینڈر، ایڈگر ایلن پو، ایزرا پاؤنڈ، ایڈیسن جوزف، بٹلر جوزف، رٹرینڈر سل، برک، برکلے، برگساں، برنارڈ شا، بیکن، بینسن، پال والیری، پریسٹلے جے بی، ٹالسٹائی، ٹی ایس ایلیٹ، تھامس اُزک، جانسن، جیمز فریزر، چسٹرٹن، ڈرائیڈن، ڈیکارٹ، رچرڈز، رسکن، روسو، سارتر، سپنوزا، سِسرو، سوئفٹ، شپلے جوزف ٹی، شیکسپئیر، شیلے، طین، فرائڈ، فِلو، کارل مارکس، کارل جی مُلر، کاسیرے، کالرج، کانٹ عمانویل، کروچے، کیٹس، کیر کیگارڈ، گولڈ سمتھ، گوئٹے، لارنس، لان جائی ناس، موپساں، مونتین، میکڈوگل، میکسم گورکی، نٹیشے، نیومین، والٹر پیٹر، وائٹ ہیڈ، ورجینیا وولف، ورڈزورتھ، ولکسن، وُنٹ، ہڈسن، ہومر، ہیگل، یُنگ"

مصنف نے مذکورہ تصنیف میں مشرقی ادبیات سے متعلقہ شخصیات کا ذکر بغیر کسی عہد کے، تاریخ پیدائش کے بناء ہی کیا ہے۔ حالاں کہ جب بھی شخصیات کی فہرست مرتب کی جاتی ہے۔ تاریخ پیدائش کی ترتیب نزولی کا خیال رکھا جاتا ہے مگر مصنف نے فہرست ادباء کے ناموں کے مطابق بنائی ہے جس کے سبب آغا حشر کاشمیری جن کی تاریخ پیدائش 1935ء ہے ان کا ذکر پہلے ہوا ہے جب کہ میر تقی میر جس کی تاریخ پیدائش 1723ء ہے اس کا ذکر بعد میں ہوا ہے۔ علاوہ ازیں مصنف نے کچھ ادباء کی تصانیف کا ذکر کیا ہے تو کچھ کا سرے سے ہی نہیں کیا۔ یا اگر کیا بھی ہے تو ادھورا جس سے تصنیف کی ادبیت اور استناد ماند پڑ گئی ہے۔ مزید بر آں فہرست بھی ادھوری ہے۔ چند شعراء، ادباء کا ذکر ہے اور بہت سے نامور شعراء اور ادباء چھوٹ گئے ہیں۔ جیسا کہ اٹھارہویں صدی عیسوی کے صرف شعراء میں سے نامور مصنف نے درج ذیل نامور شعراء کا ذکر ہی نہیں کیا حالاں کہ ان کے ذکر کے بناء فہرست ہی پایا تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی۔ یہ فہرست درج ذیل ہے

"سراج اورنگ آبادی، خواجہ ناصر عندلیب، خواجہ میر درؔد، شیخ قلندر بخش جرات، میر محمدی بیدار، شیخ غلام ہمدانی مصحفی، شاہ نصیر، بہادر شاہ ظفر، امام بخش ناسخ، میر کلو عرش، محمد ابراہیم ذوق" اسی طرح انیسویں صدی کے درج ذیل نامور شعراء کا ذکر نہیں کیا گیا

"مرزا سلامت علی دبیر، شاہ اکبر داناپوری، امیر مینائی، بیخود بدایونی، ریاض خیر آبادی، مرزا بے خود دہلوی، برقؔ، سائل دہلوی، جلیل مانیکپوری، ثاقب لکھنوی، منشی بیکانو بیدلؔ، غلام بھیک نیرنگ، سید فضل الحسن حسرت موہانی، ناطق لکھنوی، فانی بدایونی، برج نارائن چکبست، یگانہ چنگیزی، جگر مراد آبادی، مصطفیٰ رضا خان، فراق گورکھپوری، افسر صدیقی، وغیرہ۔۔ اسی طرح انیسویں اور بیسویں صدی کے درج ذیل نامور شعراء کا ذکر سرے سے غائب ہے۔

"پنڈت ہری چند اختر، بسمل عظیم آبادی، آنند نارائن ملا، مخمور دہلوی، بہرائچی، عندلیب شادانی، شاد عارفی، چراغ حسن حسرت، سجاد ظہیر، مجنوں گورکھ پوری، اختر شیرانی، اظہر وارثی، ساغر نظامی، حیدر دہلوی، سید عابد علی عابد، مخدوم محی الدین، منور بدایونی، عرش ملسیانی، روش صدیقی، شیر افضل جعفری، مجاز لکھنوی، اعجاز صدیقی، ساحر بھوپالی، علی سردار جعفری، میر گل خان ناصر، احسان دانش، جان نثار اختر، غلام ربانی تاباں، اختر الایمان، ضمیر جعفری، شکیل بدایونی، شان الحق حقی، جگن ناتھ آزاد، کیفی اعظمی، خمار بارہ بنکوی، مجروح سلطان پوری، قتیل شفائی، سیف الدین سیف، ناصر کاظمی، ساحر لدھیانوی، منیر نیازی، حبیب جالب، دلاور فگار، احمد فراز، وغیرہ کا ذکر بالکل بھی نہیں کیا گیا۔

مصنف نے بعضوں کے تعارف میں ان کی جائے پیدائش، وجہِ شہرت اور تصانیف کا ذکر کیا ہے تو بعضوں کا صرف نام درج ہے، نا تو تاریخ پیدائش لکھی گئی ہے نا ہی جائے مقام اور نہ ہی تصانیف کا ذکر ہے مثال کے طور پر معروف ادیب ابو الاعجاز حفیظ صدیقی کی تاریخ پیدائش، جائے مقام اور تصانیف کا بالکل ذکر نہیں، مولانا عبد الرحمان کی تاریخ پیدائش، جائے مقام، وجہِ شہرت درج نہیں۔ مرزا ہادی رسوا کی تاریخ پیدائش، جائے مقام درج نہیں،

نامور مصنف نے بعض شعراء کا ذکر ادھورا کیا ہے، بعض کی تصانیف مکمل درج نہیں ہیں مثال کے طور پر فیض احمد فیض کی درج ذیل تصانیف کا ذکر نہیں کیا گیا (شامِ شہرِ یاراں، مرے دل مرے مسافر، نسخہ ہائے وفا (کلیات) اسی طرح عارف عبد المتین کی درج ذیل تصانیف کا ذکر نہیں کیا گیا (خشبو دا سفر، دھوپ کی چادر، حرفِ دعا، دریچے اور صحرا، صلیبِ غم، بے مثال، اکلاپے دا مسافر، امبر تیری تھاں، پرکھ پڑچول) علامہ شبلی نعمانی کی درج ذیل تصانیف چھوٹ گئی ہیں (سوانح مولانا روم، موازنہ دبیر و انیس، شعر العجم، مقالاتِ شبلی)

نامور مصنف نے ادباء کی فہرست میں بھی نہ صرف ترتیب بہ مطابق تاریخ پیدائش کو آگے پیچھے کیا ہے بلکہ بہت سے ادباء کو اس فہرست میں شامل ہی نہیں کیا گیا مثلاً افسانہ نگاروں اور ناول نویسوں میں درج ذیل معروف ناموں کو توجہ ہی نہیں دی گئی۔ (منٹو، راجندر سنگھ بیدی، بلونت سنگھ، غلام عباس، حاجرہ مسرور، خدیجہ مستور، ممتاز مفتی، انتظار حسین، نیر مسعود، مستنصر حسین تارڑ، انور سجاد، اوپندر ناتھ اشک، عبد اللہ حسین، مرزا ادیب، اشفاق احمد، بانو قدسیہ، منشا یاد، غلام الثقلین نقوی، مسعود مفتی،، نیاز فتح پوری، گلزار، اختر حسین رائے پوری، علی اکبر ناطق، رحمان عباس، انیس ناگی، شمس الرحمان فاروقی، جمیلہ ہاشمی وغیرہ کا ذکر غائب ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب کا عنوان ادبی اصطلاحات ہے۔ مگر مصنف نے اصطلاحات کی ترتیب کے وقت ادب کی اصطلاحات کے ساتھ ساتھ دیگر علوم کی اصطلاحات کو بھی اس میں شامل کر دیا ہے۔ جیسا کہ (علم الاعداد، عروض، عروضی، علمِ کلام، علومِ معقولہ، فیبل، فلسفہ، فصاحت، گرامر، لنگوا فرانکا، کیتھارسس، ، لاحقہ، قمری حروف، تخئیل، رواقیت، روایت، روحِ عصر، روزمرہ، رویہ، سادگی، سادیت، سابقہ، سدومیت، سریلزم، شخصیت، صرف، ضرب المثل، طنز، علومِ منقولہ، علمیات، فسطائیت، کلبیت وغیرہ۔

مصنف نے ادبی اصطلاحات کے ضمن میں بھی بہت سی اہم اصطلاحوں کو شامل نہیں کیا جیسا کہ

آرایش، آرٹ، آزاد غزل، آئیڈیالوجی، اتباع، اجتماعی تحقیق، اختلافِ نسخ، اخلاقیاتِ تحقیق، احسن الشعر الکذبہ، اختصاریت، ادبِ عالیہ، ادبِ لطیف، ادب برائے زندگی، ادا بندی، استعارہ باالکنایہ، اسکول، ایفال، بابِ تنازع، بارہ ماسہ، بتر، بحرِ میر، بحرِ مکرر، بندش، بنیادی تحقیق، بنیادی مصادر، براعتِ استہلد، بری، بنائے مضمون، بولتا ہوا قافیہ، بولتا ہوا مصرع، بیانیہ، بے معنی، پکر، پیکریت، پیکر تراشی، تاریخ، تاریخِ معنوی، تاسیس، تاکید، تاکید المدح بمایشبہ الذم، تاکید الذم بمایشبہ المدح، تبلیغ، تتمیم، تجاہلِ عارفانہ، تجرید، تحتانیہ، تحرید، تخرجہ، تخفیف، تحتیق، تذئیل، تذبیج، ترافق، تخلیع، ترجمہ، ترخیم، ترصیع، ترفیل، تزلزل، تبیغ، تسکینِ اوسط، تہیم، تشابتہ الاطراف، ترصیع مع التجنیس، تشریع، تشعیث، تصویریت، تضایف، تطویل، تعبیر، تعجب، تعریض، تعقیب، تعثیر، تعمیہ، تفریع، تفریق، تقسیم، تقلید، تکرارِ لفظی، تکمیل، تلفیق، تمثیل، تمغا، تناسب، تناقض، تنسیق الصفات، توجیہ، ٹپّے، ٹھمری، ٹیپ کا مصرع، ثرم، ثلم، جامع، جامع عقلی، جامع وہمی، جامع الحروف، جامع خیالی، جامع اللسانین، جبّ، جعف، جدتِ ادا، جدع، جدلیاتی لفظ، جزئی، صنعتِ جامع، جنسی شاعری، جملِ صغیر و کبیر، جوہر، جہتِ جامع، جکری، جنگ نامہ، جوش، جھولنا، چرخی نامہ، چکی نامہ، چوپائی، چہار بیتی، چہار در چہار، حاجب، حال، حذف، حرکت، حرکاتِ قافیہ، حروفِ قافیہ، حروفِ علت، حروفِ مکتوبی، حروفِ ملفوظی، حروفِ مدّہ، حروفِ صحیح، حل، خاصہ، خبر، خبل، خروج، خرم، خطائے معنوی، خطائے لفظی، خیالِ مجرد، خیالِ تشبیہ، خیفا، دائرہ، ذوثلثہ، ذاللسانین، ذوق، ذوسخنہ، ذوالقافیتین، ذوالقوافی، ذواللغاتین، ذوالمطالع، رجوع، زبر، زبربیّنات، ساکن حروف، سبب، سکتہ، سلنح، سِناد، سرسری استفادہ، سریع، سوال و جواب، سبوق المعلوم، مساق و غیرہ، سیاق الاعداد، شاعرانہ تخیل، شتر، شتر گربہ، شجرہءِ اخرب، شرط، شاعری، شعور، شعریت، شبہ اشتقاق، صدر، صنعت، صنفی تنقید، صوتیات، صوتی قافیہ، ضرورت، ضرب، ضرورتِ شعری، ضمیمہ، طباق، طلبی، طبقاتی کشمکش، طربیہ، عالم گیریت، عریانیت، علت، علمِ معانی، علمِ عروض، علمِ قافیہ، علامتی افسانہ، عملی تحقیق، غالبیات، غزلیت، غنائیت، غلو، فاصلہ، فاف ازم، فُٹ نوٹ / ذیلی حاشیہ، فحش نگاری، فرد، فرہنگ، فرع، فصل، فِکر انگیز شاعری، فِکشن، فلیپ، فیری ٹیل، فوقانیہ، قبض، قرات، قبیح و ملیح، قریب، قرینہ، قُضیہ، قطار البعیر، قلب، قوتِ متخیلہ، تخیُّل، تخیّل، قوتِ ممیزہ، قوتِ وہمہ، قول بالموجب، قید، کالم، کامل، کَبت، کتابیات، کذا، کراہتِ سمع، کشکول، کلیشے، کلّیات، کمالِ اتصال، کنایہ، کہانی، کیٹلاگ، کیری کیچر، گُل دستہ، گُجری، لازم، لاشعور، لایعنیت، لاادری، لحن، لزومِ ذہنی، لزومِ مالایزلوم، لغز، لسانیات، لسانی تحقیق، لطیفہ، لفظیات، لِمرک، لوری، لَہ، مابعد جدیدیت، مآخذ، مآخذی نسخہ، مارکسیت، مارکسی تنقید، ماہیا، میّنصہ، متحمل الضدین، متخیّلہ، متن، متنی تنقید، متداول کلام، مقابلہ، متروک، مثلث، مجازِ مرکب، مجری، مُجلّا، مجہول، مُحاذ، محذوف، مُحشّیٰ، مُحوّلہ، مُخالفت، مختارات، مخطوطہ شناسی، منشیانہ تنقید، مدوّر، مذہبِ فقہی، مذہبِ کلامی، مراسلہ، مربّع، مزاحمتی ادب، مُسّع، مستّع، مُزاوجہ، مُساوات، مُستعار، مسلسل، مسمّط، مشاکلہ، مّصرّع، مصرع، مصرع جانا، مضمون آفرینی، معاملہ بندی، معراج نامہ، معرّب، مُعشّرہ، معروضی تنقید، معنویات، مُفرّس، مقدّمہ، مُناجات، مقطع، ملفُوظات، میلوڈراما، منقوطہ، مکرنی (کہہ مکرنی)، منظوم لغت، منظوم ڈرامہ، مونولاگ، موسیقیت، مہمل، موقوف، ناسٹیلجیا، نازک خیالی، ناہمواری، نثرِ مرجّز، نثری غزل، نثری نظم، نظریاتی تنقید، نظمانہ، نسائیت، نشان، نشتریت، نو آبادیات، نغز گوئی، نفسِ مضمون، نقل، نقلِ قول، نفساتی تنقید، نو انسانیت پرستانہ تنقید، نوٹنکی، نوحہ، وارداتِ قلبی، واقعاتی شاعری، واقعیت، قالہانہ پن، وضاحتی تنقید، وجاحتی فہرست، ہئیتی تنقید، یاداشتیں، یکسوئی،" وغیرہ۔

زیرِ تبصرہ تصنیف میں بہت سی ادبی اصطلاحات کی وضاحت مکمل طور پر پیش نہیں کی گئی جس سے ادب و نقد کے قارئین ان اصطلاحات کو سمجھنے سے قاصر ہیں جیسا کہ تشبیہ کے باب میں صرف تشبیہ کی تعریف پیش کی گئی ہے اس کی چند اقسام (تشبیہِ ملفوف، مفروق، جمع، قریب، بعید، لسویہ، مجمل، مفصل، موکد، مرسل، تمثیل، مقبول اور مردود) کا صرف ذکر کیا گیا ہے ان کی وضاحت مع امثال سرے سے غائب ہے۔ مصنف نے تشبیہ کی جن اقسام کا ذکر کیا ہے وہ بھی ادھورا ہے۔ تشبیہ کی اقسام (تشبیہِ صریح، تشبیہِ معکوس، تشبیہِ مشروط) کا ذکر بھی نہیں کیا گیا۔ تشبیہ علمِ بیان کا ایک اہم رکن ہے۔ ادب و نقد میں اس کا کثرت سے استعمال ملتا ہے۔ مصنف کو چاہیے تھا کہ اس کے ارکان، تشبیہ کے بنیادی لوازمات، تشبیہ اور تشابا میں فرق، تشبیہ اور استعارہ میں فرق، تشبیہ کے اغراض و مقاصد نیز اس کی اقسام کی وضاحت مع نثری و شعری امثال کا ذکر کرتے۔ مگر مصنف نے اس بنیادی اصطلاح کی وضاحت کلی طور پر پیش نہیں کی۔

اسی طرح استعارہ کے ارکان، ان کی وضاحت، امثال اور اقسام کی شعری مثالوں کے ساتھ وضاحت ضروری تھی مصنف نے یہاں بھی صرف اقسام (استعارہ وفاقیہ، عنادیہ، استعارہ باالکنایہ، استعارہ باالتصریح اور استعارہ اصلیہ) کا ذکر کیا ہے۔ ان کی وضاحت بالکل بھی نہیں کی۔ مصنف نے جن اقسام کا ذکر کیا ہے وہ بھی نامکمل ہیں نیز ان اقسام کے مترادفات بھی بیان نہیں کیے گئے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

ایہام گوئی علمِ بدیع کی ایک معروف معنوی صنعت ہے۔ مصنف نے ایہام گوئی کی صرف سر سری تعریف بیان کی ہے، ایہام گوئی با قاعدہ ایک تحریک ہے، اس کا پس منظر، محرکات اور ایہام گو شعرا کا ذکر بالکل بھی نہیں کیا گیا ہے۔ مزید بر آں ایہام گوئی کی اقسام (ایہامِ توریہ، ایہام تناسب، ایہامِ مجرد، ایہام مرشحہ، ایہامِ تضاد) کا بھی ذکر نہیں کیا گیا۔

علم بیان کی طرح علمِ بدیع کے باب میں بھی مصنف نے صرف علمِ بدیع کی تعریف بیان کی ہے۔ علمِ بدیع کی دو اہم اقسام (صنائع لفظی اور صنائع معنوی) کا بالکل بھی ذکر نہیں کیا۔ نہ ہی مصنف نے علمِ بدیع کی اصطلاحات کے ضمن میں یہ واضح کیا ہے کہ مذکورہ صنعت کا تعلق صنائع معنوی سے ہے یا صنائع لفظی سے۔ زیرِ تبصرہ تصنیف میں مصنف نے ہر اصطلاح کے لغوی اور اصطلاحی معانی درج نہیں کیے جس سے ادب کا قاری الجھاؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ مصنف نے معدودے اصطلاحات کے لغوی معانی درج کیے ہیں مگر ان میں لغات کا حوالہ درج نہیں کیا جس سے تحریر کی صداقت پہ شکوک وشبہات پیدا ہو گئے ہیں۔

زیرِ تبصرہ تصنیف میں مصنف نے جو بھی مثالیں پیش کی ہیں ان کے حوالے سرے سے غائب ہیں۔ کتابیات کے باب میں بھی مصنف نے بنیادی ادبی اصطلاحات کی کتب (بحر الفصاحت، معیار البلاغت، حدائق البلاغت، دریائے لطافت، آئینہ بلاغت، اردو شعریات، وضعِ اصطلاحات، ادبی اصطلاحات کی وضاحتی فرہنگ، اردو میں تنقید نگاری وغیرہ) کا ذکر نہیں کیا گیا۔

حوالہ جات

1) ہارون الرشید، ڈاکٹر، "ادبی اصطلاحات" جہلم، بک کارنر، 2018ء ص:50
2) ایضاً، ایضاً، ایضاً، ایضاً، ص:80
3) محمد اشرف کمال، ڈاکٹر "اصطلاحات" کراچی، بک ٹائم، 2017ء، ص:98
4) ایضاً، ایضاً، ایضاً، ایضاً، ص:365
5) محمد اشرف کمال، ڈاکٹر "اصطلاحات" کراچی، بک ٹائم، 2017ء، ص:416
6) ایضاً، ایضاً، ایضاً، ایضاً، ص::416